برا نہ مان میری تندو تیز باتوں کا

قبلہ علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

ادارہ تعلیمات اسلامیہ
خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

www.shahjee.net www.daleel-e-rah.info

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے، اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت، مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب:۔ سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔ اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔ آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com sheikh_2001@yahoo.com
kamran@shahjee.net
Website :- www.shahjee.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مادیت کی چھاتی پر پلنے والے انسان کو ہمارا بے رحم دور ' دردماندہ احساس جھنجھنوں کی صدائے خود فراموش سے مسحور کرنے کی ناکام کوشش میں لگا ہوا ہے۔ مجبوریوں کے سنسان صحراؤں میں راہبر و رہزنی کے گر سیکھنے میں مشغول ہیں۔ بلندیوں کے آکاش پر آشیاں بندیاں کرنے والے ' فسق و فجور کی دلدل سے کیڑے چن رہے ہیں۔ موقع پروری کی غبار دیدۂ محبت سے بینائی چھیننے کے لئے سرکشیاں دکھا رہی ہے۔ نیکیوں کے نور سے بنائی ہوئی حسن مآب وادیوں کی مانگ نفس پرستیوں کے ہاتھوں بے آبرو ہو کر اجڑ رہی ہے۔ غریب پروری کی زمین خشک اور پیاسی پڑی ہے۔ وہ لوگ جن کے دم قدم سے زندگی کے افسردہ چمن لہلہایا کرتے تھے دور بہت دور جا چکے ہیں۔ لگتا ہے قیامت بپا ہو گئی ہے۔ مردے ساری دنیا میں آ کر آباد ہو چکے ہیں اور یہاں کے زندہ انسان کہیں اپنی جنت اور جہاں میں آراستہ کر چکے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا" جو رحم نہیں کرتا وہ رحم کیا نہیں جاتا" ۔ جو کسی کے غم میں روتا نہیں اس کے غموں میں کوئی نہیں روتا۔ جو کسی کے درد میں جلتا نہیں اس کے دور میں کوئی غمگسار نہیں ہوتا۔ کانٹوں سے کبھی پھول نہیں اگا کرتے اور پھول کی پتیاں کبھی خوخاری نہیں کرتیں۔ آج کا انسان اگرچہ سائنس کے دور سے گزر رہا ہے جہاں ذروں کے لجلجے چیرے جاتے ہیں ' فضاؤں کو گرد راہ بنایا جاتا ہے ' افلاک کو زیر کمند لانے کے اہتمام کئے جاتے ہیں ' ستارے نقش پا بنائے جاتے ہیں اور مہرو ماہ ایڑیوں کی قوسوں پر قربان کئے جاتے ہیں لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ایک عالم ایسا بھی ہے ' ایک مخلوق یوں بھی زندگی بسر کر رہی ہے ' کچھ سانسوں کی رسیوں میں جکڑے ہوئے پنجر اس طرح بھی رہ رہے ہیں کہ ان کا سب کچھ تاریک ہے۔ ہر شے سیاہی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ان کی صبحیں بھی شامیں ہیں اور ان کے دن بھی کالی راتیں ہیں۔ انہیں دیکھنے والے بھی پہچاننے سے انکاری رہتے ہیں۔ ان کی باتیں سننے والے بھی ان کی فریاد کو مکروہ آوازوں سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے۔ ان کا اپنا کچھ نہیں وہ روئیں تو ان کے آنسو جرم سمجھے جاتے ہیں ' وہ ہنسیں تو ان کے قہقہے گناہ قرار دیئے جاتے ہیں ' وہ سوئیں تو ان کے خراٹے غفلت کا نشہ متصور ہوتا ہے ' وہ جاگیں تو ان کی انگڑائیاں سستی خیال کی جاتی ہیں ' وہ محنت کریں تو ان کے ماتھے کا پسینہ بے قیمت رہتا ہے اور وہ کاروبار کی طرف بڑھیں تو ان کے احوال کی درماندگیاں چاہنے والوں میں بھی پشیمانیاں بانٹتی پھرتی ہیں۔

یہ کون لوگ ہیں؟ یہ کیسی مخلوق ہے؟ یہ کیسے ذی روح ہیں؟ اور یہ کہاں بستے ہیں؟

کسی جنگل میں جانے کی ضرورت نہیں
کوئی صحرا آبلہ پائی کا تقاضا نہیں کرتا
کوئی وادی شوق راہ نوردی کو جنم نہیں دیتی
کہیں خار اشگافی کی محنت درکار نہیں
انہیں دیکھنے کے لئے کسی طیارے ' کسی اپالو ' کسی خلائی جہاز کی ضرورت نہیں

نہ دوربین
نہ تیزبین
نہ زربین

نہ زیر بین

نہ زبر بین

اور نہ خورد بین

نہ کلاں بین

انہیں دیکھنا چاہو تو خوف خدا کی فقط ضرورت ہے۔ خشیت الٰہی کا سرمہ ہی نگاہوں میں وہ بینائی پیدا کر دیتا ہے جس سے تم غریب شہر ---- فقیر راہ ---- یتیم بے پدر ---- اور مسکین بے مادر دیکھ سکتے ہو۔

کسی ہسپتال کے شکستہ بستر پر
کسی گاڑی کی بے حال نشست پر
کسی کارخانے کی آتش صحت سوز میں
کسی کھیت کی خاک نفس دوز میں
کسی جاگیر دار کے عقوبت خانے میں
کسی زمیندار کے انسان فراموش میخانے میں
کچی بستیوں میں، ناپختہ مکانوں میں
ظلم کدوں میں، تھانوں میں
ویرانوں میں، زندانوں میں
بے مایہ دیہاتوں میں اور یتیم خانوں میں
ٹاٹ مدرسوں میں اور بے چھت اداروں میں
سائیکل کی سخت زینوں پر
یکوں کی کرخت سیٹوں پر
سرما کی مہلک ہواؤں پر
گرما کی برقی روؤں میں

یہ بے چارہ مفلس و غریب ہے ---- اس کا جرم فقط اتنا ہے کہ اس کی جیب میں کھنکتے سکے نہیں ---- اس کے کشکول طلب نے اسے معاشرے میں بے وقعت بنا دیا ہے ---- حالانکہ اس کے خون سے فلک بوس عمارتوں کا تہور ہے ---- رفیع الشان محلات کی زینت ہے ---- روح پرور باغات کی شادابی ہے ---- حکم و حکومت کا نشہ ہے۔

اس کی ہڈیوں پر زندگی کا ساز بجانے والو اس پر رحم کھاؤ
اس کے کاسہ میں بھرے خون کے سوداگرو اس پر ترس کھاؤ
اس کی طاقت سے تعمیر کائنات کرنے والو اس کا حق دو
اس کے ذہن سے فلسفہ حقیقت تک رسائی کرنے والو

یہ بھی کچھ مانگتا ہے۔
ہو نہ ہو
گلابوں کی سرخی
چنبیلی کی مہک
لالوں کی رت
گلوں کا بانکپن اس کے دم قدم سے ہو
اس کو ناراض کرنے والو !
اس کے حقوق ہڑپ کرنے والو !
اس کو جھڑکیوں کی خوراک دینے والو !
یہ جب تڑپتا ہے تو عرش الٰہی لرز اٹھتا ہے
بچ جاؤ اس گھڑی سے
جب کسی غریب کی آہ سرد ' دوزخ کو تمہاری تعیش کی دہلیز پر کھینچ لائے اور پھر تم جل کر بھسم ہو جاؤ
ارض خدا پر بسنے والے تہی دامن غریبو !
تمہاری بھلائی کے لئے بہت کچھ کیا جاتا ہے۔
زکوٰۃ کونسل
عشر کمیٹی
بیت المال
ویلفیئر سوسائٹی
خدمت مرکز
غریب خانے
لنگر خانے
اور دارالامان ' فلاح اور صلاح

ان کے سینکڑوں فائدے ہوں گے لیکن فنکارانہ خدمات کے ہزار پیچیدہ مفہومات تمہارے مسائل کا اس وقت تک حل نہیں بن سکتے جب تک " حقوق " کا متوازن تعین نہ ہو۔ دولت کی مساوی تقسیم کا عادلانہ نظام سبوتاژ کر کے متذکرہ ادارے روتے ہوئے بچوں کے لئے ٹافیوں کے اہتمام سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ تمہارے ان گنت دوروں پر فرضی اہتمامات کی یہ ہلکی مسکراہٹیں کسی بیمہ ایجنٹ کے خود ساختہ تبسم سے مختلف نہیں۔ تمہاری اصل ضرورت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ان کا قرآن ہے ---- ان کا نظام ہے ---- ان کی باتیں ہیں ---- ان کی حکمتیں ہیں ---- اور ان ہی کی عطاؤں سے انسانیت جگمگا سکتی ہے ---- ذرے آفتاب بن سکتے ہیں اور بے اطمینانی کی آگ سے کھولتے سینے چین اور آرام پا سکتے ہیں۔

وما ارسلنک الا

رحمتہ اللعالمین

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو
مگر
جہانوں کے لئے رحمت بنا کر

یہ رسول رحمت ہیں جن کی صدائے انقلاب تمہارے دن پھیر سکتی ہے ---- یہی وہ سردار ہیں جن کے گھر کئی کئی دن تک چولہا نہیں جلا۔ یہی وہ قائد ہیں جنہوں نے فاقوں پر فاقے کاٹے ہیں ---- یہی وہ امیر ہیں جنہوں نے مفلسی کا دور دیکھا ہے ---- انہیں کا نظام اپنانے سے معدوں کی کھرچن ، عسرت و ناداری اور فقر و فاقہ کی بدحالیاں خوشحالیوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔

لوگو!

ادھر سے کٹو گے تو یاد رکھنا مادہ کا تعویذ گلے میں آویزاں رکھنے والے تمہیں انسان نہیں سمجھیں گے ، وہ تمہیں مشین کا پرزہ تصور کریں گے ، تمہاری صلاحیتوں کا گوہر لوٹ کر ---- تمہاری اہلیتوں کے موتی چرا کر ---- تمہاری دانشمندیوں کے چراغ گل کر کے ---- تمہاری طاقتوں کا رس نچوڑ کر مٹی کا ڈھیر بنا چھوڑیں گے۔

تم سلام کے لئے ہاتھ بڑھاؤ گے تو
وہ ہاتھ کھینچ لیں گے ----
تم ان کے ساتھ چلو گے تو وہ اپنی حقارت
تصور کریں گے ----
تم اپنے بچے ان کے اسکولوں میں بھیجو گے تو
وہ دام مانگیں گے ----
تمہیں یہ کوڑھی کا مریض سمجھ کر
نفرت کریں گے ----

تمہارے بچوں کی قسمت ٹاٹ سکول ہو گا جہاں سے وہ پیار کے پیاسے لوٹیں گے تو لباس جگہ دریدہ منوں خاک میں دبا ہو گا۔ تم جب بیمار ہو گے تو نرم و نازک ٹیکنالوجی بھی تمہارا علاج نہیں کر پائے گی اس لئے کہ تمہارا جیب خالی ہو گا۔ تم انصاف کے لئے پولیس مرکزوں پر جاؤ گے انصاف دینے والے منصف تمہیں ہی مورد الزام ٹھہرائیں گے۔ فتویٰ لینے کے لئے علما کے پاس جاؤ گے تو وہ مجبوریوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے۔

یاد رکھنا

مادہ

جب

حاکم بن جائے ---- دولت جب نظام ہو جائے ---- برادری جب طاقت ٹھہرے ---- ظلم جب کاروبار ہو جائے ---- حرام خوری جب ہنر قرار دیا جائے ---- سفارش جب وسیلہ بن جائے ---- فریب جب " پروٹوکول " کی تعبیر بن جائے تو

غریب شہر !

فقیر بے نیاز !

یتیم مظلوم !

مسکین مقہور

اور

مفلس زندگی !

ہر شخص کچھ دینے سے پہلے لینے کی فکر رکھتا ہے اور جب معاشرہ صرف لینے والوں کا بن جائے تو بذات خود وہ اپنے اراکین کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے پھر یہی وہ مقام ہے جہاں افراد اور جماعتیں اس منشور پر عمل پیرا ہوتی ہیں۔

جس کھیت سے دہقان کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

جس طرح

ہائیڈروجن اور آکسیجن ملنے سے پانی بنتا ہے

دو اور دو چار ہوتے ہیں

آگ میں کودو تو وہ جلاتی ہے ---- پانی میں چھلانگ لگاؤ تو وہ ہلاک کرتا ہے ---- " مادہ " نبوی منہاج اختیار نہ کرے تو وہ کبھی فلاح اور صلاح کا محرک نہیں ہو سکتا۔

بڑو !

چھوٹو !

بڑھو رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور لپکو اس آواز پر جو کبھی لسان نور ترجمان سے نکلی تھی۔

اریت الذی یکذب بالدین ہ فذلك الذی یدع الیتیم ہ ولا یحض علی طعام المسکن ہ
فویل للمصین ہ الذین ہم عن صلاتہم ساہون ہ الذین ہم یراءون ویمنعون الماعون ہ

کیا
دیکھا آپ نے اسے
جو جھٹلا دیتا ہے دین ہی کو
جب دھکے دیتا ہے یتیم کو
اور

آمادہ نہیں کرتا مسکین کو کھانا دینے پر
نمازی ہوں تو پھر بھی ہلاکت ‘ ان کے لئے
اگر وہ نماز کی اصل سے غافل ہوں
اور لوگوں کے لئے دکھلاوا کریں
اور برتنے کی حقیر سی چیز بھی مانگے نہ دیں۔

الفاظ کے بوجھل ہونے کا اگر شکوہ ہو تو بقول شاعر اس کے بغیر اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

تو میری فکر میں جلتے ہوئے الاؤ تو دیکھ
برا نہ مان میری تند و تیز باتوں کا!

* * *